ٹرانسپورٹ سے متعلق بعض معاملات اور مسائل کی شرعی حیثیت

(قسطِ ثانی)

مفتی وزیر احمد (جامعہ ضیائے مدینہ لیہ)

کرایہ طے کیے بغیر سفر کرنا؟

عموماً بڑے شہروں سے بس، وین روانہ ہونے سے پہلے ٹکٹ خریدنا پڑتا ہے، دریں اثنا کسی سواری کو ایک کمپنی کی بس کا کرایہ گراں محسوس ہو تو پھر دوسری کمپنی کی بس کا سستا ٹکٹ خرید لیا جاتا ہے۔ بہرحال بس چلنے سے قبل کرایہ کی کمی بیشی پر نزاع ہوتا ہے نہ متعاقدین کو اس معاملہ میں دقت۔ البتہ جو مسافر بس چلنے اور روانہ ہونے کے بعد راستہ میں چھوٹے سٹاپوں سے سوار ہوتے ہیں۔ ان کے اور کلینر کے درمیان کرایہ کے متعلق تکرار ہوتی ہے، بعض اوقات فریقین انتقام کے جذبہ سے ایک دوسرے سے اس قدر ناروا سلوک کرتے ہیں کہ بس میں سوار سب مسافر خطرناک مراحل سے دوچار ہو جاتے ہیں اور استفسار پر! نزاع کی بنیاد فقط دس روپے۔۔۔

کرایہ طے نہ ہونے کی وجہ سے سواریوں کو بلا سٹاپ رات کے وقت جنگل اور خطرناک مقامات پر زبردستی اس لیے اتار دیا جاتا ہے تا کہ کلینر کو منہ مانگا کرایہ نہ دینے والی سواریاں یہ خمیازہ بھگت لیں یا پھر اس کی مرضی کے مطابق ٹکٹ خریدیں۔

حالانکہ اس کے برعکس حکم یہ ہے کہ بس پر سوار ہونے سے قبل کرایہ طے کر لینا چاہیے۔ کیونکہ عہد حاضر میں ہر کمپنی اور لوکل بسوں کا کرایہ ایک دوسرے سے مختلف ہے تو ان حالات میں سواری اور کلینر کے مابین کرایہ کے معاملہ میں نزاع پیدا ہونے کے قوی امکانات ہوتے ہیں اور ایسی صورت میں عقد اجارہ فاسد اور اسکا فسخ ضروری ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے اور سفر بھی طے کر لیا تو پھر کرایہ کلینر یا سواری کی مرضی کے مطابق نہیں بلکہ کرایہ مثلی ہوگا۔

☆لا تجالس البغضاء والثقلاء والحسدة فانهم حمى الروح وهم رحل الكدر وحمل الاحزان. ☆

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَشَرْطُھَااَنْ تَکُوْنَ الْاُجْرَۃُ وَالْمَنْفَعَۃُ مَعْلُوْمَتَیْنِ لِاَنَّ جَھَالَتَھُمَاتُفْضِیْ اِلَی الْمُنَازَعَۃِ

اور (صحت) اجارہ کے لیے اجرت اور منفعت کا معلوم ہونا شرط ہے، کیونکہ ان دونوں کی جہالت باعث فساد ہے۔

اور (صحت) اجارہ کے لیے اجرت اور منفعت کا معلوم ہونا شرط ہے، کیونکہ ان دونوں کی جہالت باعث فساد ہے۔

(بحرالرائق ۷/۵۰۷ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

,,وَلَاتَصِحُّ حَتّٰی تَکُوْنَ الْمَنَافِعُ مَعْلُوْمَۃً وَالأجْرَۃُ مَعْلُوْمَۃً لِمَارَوَیْنَاوَلأنَّ الْجَھَالَۃَ فِی الْمَعْقُوْدِعَلَیْہِ وَبَدَلِہٖ تُفْضِیْ اِلَی الْمُنَازَعَۃِ کَجَھَالَۃِ الثَّمَنِ وَالْمُثَمَّنِ فِی الْبَیْعِ،،

,,اجارہ صحیح نہیں ہوتا حتیٰ کہ منافع معلوم ہوں اور اجرت معلوم ہو، اس حدیث کی وجہ سے جو ہم نے روایت کی۔ نیز اس لئے کہ معقود علیہ (منفعت) اور اس کے بدل میں لاعلمی سے (فریقین کے درمیان) نزاع پیدا ہوگا۔ جیسا کہ بیع میں مبیع اور ثمن کا مجہول ہونا،،۔ (ہدایہ:۳/۲۹۶: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ہاں دیہی علاقوں میں کرایہ سے متعلق بیشتر لوگوں کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سٹاپ کا کرایہ اتنا ہے اور کلینز بھی رائج کرایہ سے زاید طلب کرتا ہے نہ نزاع کا اندیشہ ہوتا ہے، کیونکہ وہاں مخصوص بسیں اور ویگنیں چلتی ہیں، ہر گاؤں اور قصبہ میں متعدد سٹاپوں سے سواری لینی ہوتی ہے اور بعض سواریوں کو تو روزانہ آنا جانا ہوتا ہے اور ایسے ہی اندرون شہر چلنے والی بسوں سے متعلق ہے اور میٹرو بس میں سوار ہونے کا اجارہ کے متعلق معاملہ اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔ تو ان حالات کے تناظر میں سوار ہونے والے ہر آدمی پر کرایہ طے کرنے کا حکم لازمی قرار دینا متعاقدین کے لیے حرج ہے اور ایسی بسوں میں کرایہ طے کیے بغیر سفر کرنا مفضی الی النزاع بھی نہیں۔ لہذا ایسی مثال کے وقوع پر عرف کے باعث سفر شروع کرنے سے قبل کرایہ معین کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ المعہود عرفاً کالمشروط مطلقاً یعنی عرف میں معلوم متعین چیز مطلقاً مشروط کی طرح ہے، نیز اجارہ تعاطی سے بھی منعقد ہو جاتا ہے تو اس کے ذیل میں ایک حنف وجود جواز ہے۔

☆حافظ علی تکبیر ۃالاحرام جماعۃ واکثر المکث فی المسجد وعود نفسک المبادرۃ للصلاۃ تنجد السرور۔☆

علامہ ابن جیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

تَنْعَقِدُ بِلَفْظَيْنِ مَاضِيَيْنِ وَيُعَبِّرُ بِأَحَدِهِمَا عَنِ الْمَاضِيْ وَالْآخَرِ عَنِ الْمُسْتَقْبَلِ... وَتَنْعَقِدُ بِالتَّعَاطِيْ كَمَا فِيْ الْبَيْعِ وَفِي التَّتَارخَانِيَّةِ وَتَنْعَقِدُ الْإِجَارَةُ بِغَيْرِ لَفْظٍ.

اجارہ کا انعقاد ماضی کے الفاظ سے ہوتا ہے یا آجر اور اجیر میں سے ایک ماضی کا اور دوسرا مستقبل کا صیغہ تعبیر کرے۔نیز اجارہ تعاطی سے منعقد ہو جاتا ہے جس طرح بیع میں۔تتار خانیہ میں ہے اجارہ بغیر لفظ کے منعقد ہو جاتا ہے۔

(بحر الرائق ۴/۸: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اجارہ اور بیع کا حکم!ایک ہی ہے۔

جو قواعد وضوابط متعلق بیع ہیں انہیں متعلق اجارہ ماننا صحیح ہے۔کیونکہ اجارہ اور بیع کا حکم!ایک ہے۔بلکہ اجارہ معنیٰ بیع کی ایک قسم ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَالاِجَارَۃُ وَالْبَیْعُ اَخَوَانِ اجارہ اور بیع (بھائی) ایک جیسے ہیں۔

(تنقیح الحامدیہ:۲/۱۵۳،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

نیز موصوف لکھتے ہیں: اَلْاِجَارَۃُ نَوْعٌ مِنَ الْبَیْعِ اِذْھِیَ بَیْعُ الْمَنَافِعِ.

اجارہ بیع کی ایک قسم ہے کہ وہ منافع کی بیع ہے۔(فتاویٰ شامی۔۵/۳۲،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

كُلُّ جَهَالَةٍ تُفْسِدُ الْبَيْعَ تُفْسِدُ الْإِجَارَةَ

ہر وہ جہالت جو بیع کو فاسد کرتی ہے اجارہ کو بھی فاسد کرتی ہے۔(بحر الرائق،۸/۲۹؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ محمد بن عبداللہ تمرتاشی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

كُلُّ مَا اَفْسَدَ الْبَيْعَ يُفْسِدُهَا.

جو چیز بیع کو فاسد کرے وہ اجارہ کو بھی فاسد کرتی ہے۔(تنویر الابصار مع فتاویٰ شامی،۵/۳۲: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شمس الائمہ مبسوط میں باب اجارہ میں لکھتے ہیں:

وَاِذَاتَکَارٰی دَارًالَمْ یَرْھَافَلَہٗ الْخِیَارُ اِذَارَآھَا؛لِاَنَّ الْاِجَارَۃَ کَالْبَیْعِ

ایک آدمی نے مکان دیکھے بغیر کرایہ پرلیاتو اسے دیکھنے کے بعد اختیار ہوگا۔کیونکہ اجارہ مثل بیع کے ہے۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَلْاِجَارَۃُ تُفْسِدُھَا الشُّرُوْطُ کَمَاتُفْسِدُ الْبَیْعَ لِاَنَّہٗ بِمَنْزِلَتِہٖ

وہ شرائط مفسد اجارہ ہیں جومفسدِ بیع ہیں کیونکہ اجارہ بمنزلہ بیع کے ہے۔(ہدایہ ۳/۳۰۳؛ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

الحاصل:

مزید برآنہا!بیسیوں ایسی نصوص کتب فقہ اسلامی میں اس امر پردال ہیں کہ خریداری اورکرایہ کے مسائل مشترکہ ہیں۔لہذاان تصریحات کی روشنی میں مسائل اجارہ مسائل بیع پرقیاس کیے جائیں گے۔یاجن ائمہ کرام کے اقوال کی روشنی میں اجارہ بیع ہی ہے تواس ضابطہ کے تحت جومسائل خریداری کے ہیں اجارہ کے مسائل بھی وہی ہیں۔

مثلاً:

۱۔ جن شرائط سے بیع فاسد ہوجاتی ہے انہیں شرائط سے اجارہ بھی فاسد ہوجاتا ہے۔

۲۔ جن شرائط کا عقد بیع متقاضی نہ ہوایسی شرائط متعاقدین کی جانب سے عائد کرنے سے بیع فاسد ہوتی ہے ایسے ہی
عقد اجارہ میں وہ شرائط لگانا جن کا عقد اجارہ مقتضی نہ ہووہ مفسد اجارہ ہیں۔

۳۔ بیع میں ثمن یامبیع مجہول ہوتو بیع فاسد ہوتی ہے ایسے ہی عقد اجارہ میں منافع یااجارہ مجہول ہوتو عقد اجارہ فاسد ہوگا۔

۴۔ بیع میں ثمن کی میعاد مجہول ہوتو عقد بیع فاسد،ایسے ہی عقد اجارہ میں اجرت کاوقت مجہول ہوتو عقد اجارہ فاسد ہوگا۔

۵۔ قبضہ سے قبل مبیع ہلاک ہوجائے بیع فسخ ہوجاتی ہے،علی ہذاالقیاس عقداجارہ میں معقود علیہ فوت ہونے سے

عقد اجارہ کا فسخ لازم آئے گا۔

۶۔ بیع میں جو وجوہ مفضی الی النزاع ہوں ان کے باعث بیع فاسد ہوتی ہے، اسی طرح عقد اجارہ میں متعاقدین کے مابین جھگڑے کا موجب بھی مفسد اجارہ ہے۔

۷۔ جس طرح مبیع میں عیب دیکھنے کے بعد مشتری کو حق فسخ حاصل ہے۔ ایسے ہی مستاجر کو مستاجرہ اشیاء کے نقص پر مطلع ہونے کے بعد عقد اجارہ کے فسخ کا اختیار ہے۔

البتہ علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ بیع اور اجارہ کے درمیان فرق کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

۔۔۔لَکِنْ بَیْنَ الْاِجَارَۃِ وَالْبَیْعِ فَرْقٌ فَاِنَّ الْفَاسِدَ مِنْ الْبَیْعِ یُمْلَکُ بِالْقَبْضِ وَالْفَاسِدَ امِنْ الْاِجَارَۃِ لَایُمَلِّکُ الْمَنَافِعَ بِالْقَبْضِ لیکن اجارہ اور بیع کے درمیان فرق ہے۔ کیونکہ بیع فاسد میں قبضہ سے ملک ثابت ہو جائیگا مگر اجارہ فاسدہ میں قبضہ سے مستاجر منافع کا مالک نہیں ہوگا۔ (بحرالرائق، ۲۹/۸ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اجارہ فاسد کا حکم۔

ایسا اجارہ حرام، عاقدین گنہگار اور دونوں پر اس کا فسخ واجب۔ وہ فسخ نہ کریں تو حاکم پر لازم ہے کہ جبراً فسخ کردے دفعاً للمعصیۃ۔ کیوں کہ اجارہ اور بیع جب ایک ہیں یا اجارہ بیع کی قسم ہے بیع فاسد کا جو حکم ہے اجارہ فاسدہ کا وہی ہے۔

علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ بیع فاسدہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

یَجِبُ عَلَی کُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا اَیْ مِنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِیْ فَسْخُہُ قَبْلَ الْقَبْضِ اَوْ بَعْدَ ہُ مَادَامَ فِیْ یَدِ الْمُشْتَرِیْ اِعْدَامًالِلْفَسَادِ لِاَنَّہُ مَعْصِیَّۃٌ فَیَجِبُ رَفْعُھَابَحْرٌوَاِذَااَصَرَّ اَحَدُھُمَا عَلَی اِمْسَاکِہِ وَعَلِمَ بِہِ الْقَاضِیْ فَلَہُ فَسْخُہُ جَبْرًاعَلَیْھِمَا حَقًّا لِشَّرْعِ.

بیع فاسد کو بائع ومشتری میں سے ہر ایک پر فسخ کرنا واجب ہے چاہے مبیع پر قبضہ سے پہلے ہو یا بعد، جب تک مبیع اپنے حال پر قائم ہے اور یہ فسخ فساد کو ختم کرنے کے لیے ہے۔ کیونکہ یہ معصیت ہے۔ لہٰذا اس کا رفع واجب ہے، یہی وجہ ہے کہ اس میں قضاء قاضی کی شرط بھی نہیں اور اگر وہ اس بیع کے برقرار رکھنے پر اصرار کریں اور قاضی کو خبر ہو جائے تو وہ حق شرع کے لیے ان دونوں یعنی بائع ومشتری پر جبر کرکے فسخ کرا سکتا ہے۔ (درمختار مع شامی ۱۱۴/۸، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مگر اجارہ فاسدہ میں بعد استیفائے منفعت اجرت مثلی واجب ہوجاتی ہے۔

علامہ محمد بن عبداللہ تمرتاشی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَحُكْمُ الْاَوَّلِ وُجُوْبُ اَجْرِ الْمِثْلِ بِالْاِسْتِعْمَالِ. اجرت فاسدہ کا حکم یہ ہے کہ استعمال کرنے پر اجرت مثلی واجب ہے۔

(تنویرالابصار مع فتاویٰ شامی، ۳۱/۵ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

دی ہوئی سیٹ سواری سے خالی کرانا۔

سواری کو ایک مرتبہ مخصوص نشست جب دے دی جائے اور کرایہ وصول کرلیا جائے پھر کلینر کسی اور آدمی کے لیے نشست خالی کرنے کا سواری سے مطالبہ نہیں کرسکتا، اگر زبردستی بیٹھی ہوئی سواری کو کھڑا کردے، تو عقد اجارہ فسخ ہوجائے گا، اس عہد شکنی کا گناہ کلینر پر ہوگا، کمپنی مالک کی طرف سے عملہ کو ایسا کرنے کا حکم ہو تو پھر وہ بھی مرتکب ٹھہرے گا۔فسخ اجارہ کے بعد سواری کو اختیار ہے کہ بقیہ سفر کا کرایہ واپس لے لے اور بس سے اتر جائے۔سیٹ سے اٹھائی جانے والی سواری کو طے شدہ عقد اجارہ کے تحت باقی مراحل کا سفر کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

کیونکہ سواری کے لیے طویل ترین سفر بس، وین کی چھت پر یا جنگلہ سے لٹک کر، کھڑے ہوکر سفر کرنے میں ضرر ہے اور کرایہ کے عوض ایک نوع منفعت ہی نہیں رہی۔ہاں سواری کسی خاتون، بزرگ، مریض اور معذور کے لیے خود بخود نشست چھوڑ دے تو وہ متبرع ہوگی۔

اے سی بند کردینا اور کرایہ اے سی کا لینا؟

جن بسوں میں اے سی چل رہا ہوتا ہے ان میں سفر کرنے کا کرایہ نان اے سی بسوں میں سفر کرنے کی نسبت بالعموم زیادہ ہوتا ہے۔گویا کہ اے سی بس کا ٹکٹ خریدنے والا آدمی اے سی کی سہولت کا معاوضہ بھی ساتھ ادا کرتا ہے۔لہذا فنی خرابی یا بدنیتی سے اے سی بند کردینے کی صورت میں اجارہ فسخ ہوجائیگا اور فسخ کرنے کا عذر بھی پایا گیا ہے۔لہذا سفر شروع کرنے سے قبل سواریاں دیا ہوا کرایہ واپس لے سکتی ہیں۔

علامہ مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَتُفْسَخُ الْاِجَارَةُ بِالْاَعْذَارِ عِنْدَنَاوَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَاتُفْسَخُ اِلَّابِالْعَيْبِ

☆سب اعدائك لك ونتم حسادك يساوى قيمتك لانك اصبحت شيئا مذكورا ودجلا مهما.☆

لِاَنَّ الْمَنَافِعَ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ الْاَعْيَانِ حَتّٰى يَجُوْزُ الْعَقْدُ عَلَيْهَا فَاَشْبَهَ الْبَيْعَ وَلَنَا اَنَّ الْمَنَافِعَ غَيْرُ مَقْبُوْضَةٍ وَهِيَ الْمَعْقُوْدُ عَلَيْهَا فَصَارَ الْعُذْرُ فِي الْاِجَارَةِ كَالْعَيْبِ قَبْلَ الْقَبْضِ فِي الْبَيْعِ فَتَنْفَسِخُ بِهٖ اِذِ الْمَعْنٰى يَجْمَعُهُمَا وَهُوَ عَجْزُ الْعَاقِدِ عَنِ الْمُضِيِّ فِي مُوْجِبِهٖ اِلَّا بِتَحَمُّلِ ضَرَرٍ زَائِدٍ لَمْ يَسْتَحِقَّ بِهٖ وَهٰذَا هُوَ مَعْنَى الْعُذْرِ عِنْدَنَا

ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک عذروں کی بناء پر اجارہ فسخ کیا جائیگا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،، اجارہ فسخ نہیں کیا جائیگا بجز اس کے کہ عیب پیدا ہو جائے۔ اوران کی دلیل یہ ہے کہ،، منافع بمنزلہ اعیان کے ہیں یہاں تک کہ ان پر عقد جائز ہے۔ تو منافع بیع کے مشابہ ہو گئے ،، اور ائمہ احناف کی دلیل یہ ہے،، منافع غیر مقبوض ہیں اور معقود علیہ بھی وہی ہیں تو اجارہ میں عذر ہو گیا جیسا کہ بیع میں قبضہ سے قبل عیب پیدا ہو جائے تو بوجہ عذر اجارہ فسخ کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ سبب دونوں کو جامع ہے اور وہ سبب یہ ہے کہ عاقد کا موجب عقد میں عمل سے گزرنا ہے مگر ضرر زائد اور مزید نقصان اٹھانے کی صورت میں جسکا استحقاق اس سے نہیں ہوا۔ اور ہمارے ائمہ احناف کے نزدیک عذر کا معنی یہی ہے۔ (ہدایہ ۳/۳۱۷ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

البتہ دوران سفر اے سی بند ہونے کی وجہ سے متعاقدین حرج کے باعث ذیلی صورتوں میں سے کوئی ایک طریقہ اگر اختیار کر لیں تو مناسب ہے۔

۱۔ مسافر اے سی کی فنی خرابی دور کرنے کا انتظام کر لیں۔

۲۔ کمپنی تضیع وقت کے بغیر مسافروں کو اسی صنف کی دوسری (متبادل) بس یا وین مہیا کرے۔

۳۔ ہر مسافر کے سفر کے جتنے مراحل باقی ہیں ان کا کرایہ عقد جدید کے ساتھ نان اے سی کے حساب سے دے۔

۴۔ مسافروں نے جتنا سفر کر لیا اسکا کرایہ دے دیں، باقی واپس لے کر اپنی مرضی سے سفر کریں۔

عیدین کے موقع کرایوں میں بھاری اضافہ؟

ٹرانسپورٹر عیدین کے ایام آنے سے قبل کرایوں میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مسافروں

کوایک نوع کی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اوراس شعبہ کانظم وضبط سے بانجھ پن بے چارے مسافروں کواس حد تک گہری تشویش میں مبتلا کردیتا ہے کہ مزدور رخت سفر بس کی چھت پر باندھنے کے بعد جب ٹکٹ خریدنے کے لیے جاتے ہیں تو کرایہ کی نرخ گرانی سن کر سب کچھ بھول جاتے ہیں۔فیکٹری میں واپس جانے کودل کرتا ہے نہ ٹکٹ خریدنے کی ہمت ۔اہل وعیال کی،،عیدی ٹرانسپورٹ کی نذر کرنے کے بعدانہیں سال بعد گھر پہنچنے کا موقع ملتا ہے۔

البتہ محکمہ ریلویز اور پی آئی اے کی طرف سے ایسے موقع پر بسا اوقات کرایوں میں کمی کا اعلان کیا جاتا ہے۔حالانکہ انہیں بھی عیدین کے ایام میں دونوں طرف سے سواری نہیں ملتی ۔شاید ان اداروں میں نیک نیت آفیسروں کی ایسی تجاویز کے سبب سے مسافروں سے ملنے والی دعاؤں کاصدقہ ان محکموں کاوجود باقی ہے۔اللہ تعالیٰ ان اداروں کوسلامتی میں رکھے۔(بعض ائرلائنزعیدین کے موقع پر کرایوں میں بے پناہ اضافہ بھی کرتی ہیں اور پی آئی اے بھی کبھی کبھی انہی کی صف میں کھڑی ہوجاتی ہے......اللہ ان کے کارپردازوں کوہدایت دے)

حالانکہ ایسے ایام میں بسوں اور وینوں کے آئل ودیگرضروریات کے اخراجات اگر معمول پر رہیں اور آمدورفت میں سواری اسی طرح دستیاب رہےتو پھرسب ٹرانسپورٹروں کا مسافروں کی مجبوری کی وجہ سے کرایہ دوگنا کرنے کا اچانک مطالبہ کرناایک نوع احتکار سے کم نہیں ہے اگرچہ اجارہ میں احتکارنہیں ہوتا۔البتہ آئل کی قیمتوں میں اضافہ یاکسی اوروجہ سے بسوں کے اخراجات بڑھ جائیں،عید کی وجہ سے سواریاں دونوں طرف یکساں طورمیسر نہ رہیں،توپھران حالات کے تناظر میں کرایوں میں اضافہ کرنا جائز ہے البتہ اتنا ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہ کثرت حصول نفع کی آرزوانسان کوسنگ دل نہ بنادے اور کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔اورکرایہ میں اضافہ کاشیڈول قبل ازوقت ہراسٹینڈ پرآویزاں کریں تاکہ بے روزگارطبقات کوبروقت زادسفر کےحوالہ سے پریشانی کا سامنانہ کرنا پڑے۔

ایک سواری کادونشستیں لینا۔؟

واضح ہےایک سواری جب دوسیٹیں لے گی توکرایہ دوکاادا کرے گی،ذیلی امور کےتحت ایک سواری کودونشستیں لینےکاجواز ہے۔

۱۔ سفر طویل ہے راستہ میں نیند آئیگی۔

۲۔ ساتھ زیورات یا بہت نقدی ہے، اس کی حفاظت کے لیے۔

۳۔ سفر کرنے والی خاتون ہے تا کہ اجنبی آدمی ساتھ بیٹھے نہ اس کا بدن مس ہو۔

۴۔ سفر کرنے والا مریض ہے ایک نشست پر تکلیف ہوتی ہے۔

۵۔ چھوٹے بچے ہیں اور گود میں بٹھانا ممکن نہیں۔

مندرجہ بالا امور یا اور کوئی معقول عذر نہ ہو تو پھر ایک آدمی کے لیے دو نشستیں حاصل کرنا اسراف ہے۔اور اسراف مذموم وممنوع ہے جب وضو میں اسراف کے بارے میں صیغہ نہی وارد ہے اور نہی حقیقۃً مفید تحریم ہے۔تو دیگر امور اور معاملات میں حد سے تجاوز اور اسراف (فضول خرچی) کی اجازت کیونکر ہوگی۔تکبر اور بڑائی کی وجہ سے اگر دو نشستیں بک کرائیں تا کہ سفر کرنے والی دوسری سواریاں یہ تاثر لیں کہ کوئی نواب آدمی رگوداسفر کررہا ہے، ایسا ہو تو پھر حرام ہے۔اللہ تعالیٰ نے اسراف کی مذمت اور برائی بیان کی ہے۔

وَلَاتُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (الانعام:۱۴۱)

اور بے جا نہ خرچو بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

رَاٰیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلاًیَتَوَضّاُ فَقَالَ لَاتُسْرِف لَاتُسْرِف

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۴۲۴: دار المعرفۃ بیروت لبنان)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا!

لَاتُسْرِفْ، قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللهِ وَفِي الْوُضُوْءِ اِسْرَافٌ قَالَ نَعَمْ وَفِي كُلِّ شَيْءٍ اِسْرَافٌ.

اسراف نہ کر، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: ہاں اور ہر شئی میں اسراف کو دخل ہے۔

(کنز العمال۔۹/۳۲۷)

☆اخلص توحيدك لربك لينشرح صدرك فبقدر صفاء توحيدك ونقاء اخلاصك نكون سعادتك .☆

حضرت عمر بن شعیب اپنے باپ سے اوروہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَالَمْ يُخَالِطْهُ اِسْرَافٌ اَوْمَخِيْلَةٌ

کھاؤ، پیوصدقہ کرواور پہنو(جبتک اس میں) فضول خرچی اور تکبر نہ ملے۔

(سنن ابن ماجہ،رقم الحدیث،۳۶۰۵:دارالمعرفۃ بیروت لبنان)

سرکاری ملازمین کا سفر:

سرکاری ملازمین میں سے بیشتر تو کرایہ ادا کرتے ہیں مگر بعض ملازمین وردی پہن کر اس لئے سفر کرتے ہیں تاکہ بس کاکلینر مرعوب ہوکر نشست دیدے اور کرایہ بھی نہ لے،نیز کچھ صاحبان یونیفارم سے توعاری ہوتے ہیں مگر طلب کرایہ کے وقت اس قدرکہنا نجات سمجھتے ہیں،،میں ملازم ہوں،،۔ایسے لوگوں نے بسوں اوروینوں میں بلامعاوضہ سفرکرنے کے جواز کاحیلہ یہ وضع کیاہواہے،،ہم لوگ ڈیوٹی پر آنے جانے کا اگرکرایہ دیں توہماری تنخواہ یہیں ختم ہوجائے گی،،۔

حالانکہ ایسے تنخواہ خوروں کوسوچنا چاہیے کہ ایسا کرنے میں ہمیں توتنخواہ صافی بچ جائے گی مگرجس وین میں ایسے چار ملازم سفرکریں گے اس کے مالک کوکیا بچے گا،اس طرح کے لوگ جہاں بسوں اورمسافروں کوڈاکہ زنی سے تحفظات فراہم کرتے ہیں وہاں کرایہ نہ دینے کی صورت میں معنوی طورراہزنی کے بھی مجرم قرار پاتے ہیں۔(جبکہ اکثر ڈیوٹیز کے لئے بھیجے جانے والے افسران کو ٹی اے ڈی اے ملتاہے جووہ خودکھا جاتے ہیں)

اجنبی مرداورعورت کاجڑواں نشستوں پر بیٹھنا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَلَيَزْحَمُ رَجُلٌ خِنْزِيْرًا مُتَلَطِّخًا بِطِيْنٍ اَوْحَمْاَةٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَزْحَمَ مَنْكِبِهِ مَنْكِبَ اِمْرَاةٍ لَاتَحِلُّ لَهُ

مردکا،کیچڑ سے آلودہ خنزیر کے ساتھ لگنا،اس سے بہتر ہے کہ اپنا کندھا اجنبی عورت کے کندھے سے لگائے۔

(الترغیب والترھیب:۳/۴۸۵؛وحیدی کتب خانہ پشاور)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِاَنَ یُطْعَنَ فِی رَأسِ رَجُلٍ بِمِخْیَطٍ مِنْ حَدِیْدٍ خَیْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ یَمَسّ اِمْرَأةً لَاتَحِلُ لَهُ..

انسان کے سر میں لوہا(سریا) کی سوئی چبھو دی جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ غیر محرم عورت کو ہاتھ لگائے۔(ایضاً)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

وَاللهِ مَامَسّتْ یَدُ رَسُوْلِ اللهِ صَلّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلّمَ یَدَ امْرَأةٍ قَطُ غَیْرَ اَنّهُ بَایَعَهُنّ بِالْکَلَامِ

مجھے اللہ کی قسم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی کسی (غیر محرم) عورت کا ہاتھ نہیں چھوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فقط کلام کے ذریعے بیعت لیتے ہیں۔

(صحیح بخاری: رقم الحدیث؛۵۲۸۸ دار الکتاب العربی بیروت لبنان)

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابیہ نے مصافحہ کرنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنّی لَااُصَافِحُ النِّسَاءَ میں عورتوں سے مصافہ نہیں کرتا ہوں۔(سنن ابن ماجہ،۴/۲۸۷،دار المعرفتہ بیروت لبنان)

محکمہ ٹرانسپورٹ کی جعل سازیاں۔

عموماً غیر معیاری اور لوکل کمپنی کی بسوں اور ویگنوں میں لوگ طویل سفر کرنے سے کتراتے ہیں۔لیکن باوجود اس کے ایسی سروس کے مالکان اور ملازم لوگ کسی نہ کسی فریب کاری سے مسافروں کو دھوکا سے سوار کر لیتے ہیں۔

مثلاً!

۱۔ بظاہر باعتماد گاڑیوں جیسی ساخت، باڈی کا کلر اور اسپر نام نان سٹاپ سروس والا۔

۲۔ گاڑی کا جس شہر میں آخری سٹاپ ہوتا ہے اسی سمت میں مزید دور کے اضلاع اور شہروں کے نام بورڈ سکرین میں نصب کر دیے جاتے ہیں۔ تاکہ ان شہروں میں جانے والی سواری اپنے شہر کا نام پڑھ کر اطمینان سے سوار ہو جائے پھر ستم بر ستم!ٹکٹ دیتے وقت بھی اسے نہیں بتایا جاتا کہ یہ گاڑی

آپ کے شہر تک نہیں جائے گی ،راستہ میں رک جائے گی ، بلکہ گاڑی نے جہاں جا کر کے رکنا ہوتا ہے وہاں اس سواری کو زاید لیا ہوا کرایہ بقایا کی صورت میں واپس کردیا جاتا ہے۔(اور بسا اوقات سواریوں دوسری بس والے کو بیچ دی جاتی ہیں)

۳۔بعض اوقات گاڑی تو جعل سازوں کے عمل سے پاک ہوتی ہے مگر اس میں ملازم لوگ دھوکہ اور غلطی بیانی سے کام لیتے ہیں مسافروں کو اس میں سوار کرلینا کسب حلال سمجھتے ہیں۔حالانکہ لوکل کمپنیوں کے نائکوں کو چاہیے کہ اپنی نومولود بسوں اور ویگنوں پر ایسا پینٹ نہ کرائیں جس سے رجسٹرڈ اور معیاری کمپنی کو خسارہ اور نقصان پہنچے۔اور مزید برآں سواری سے دھوکہ بھی نہ ہو۔عھد شکنی، دھوکا، ملاوٹ اور معیاری کمپنیوں کو جعل سازی کی صورت میں نقصان پہنچانا حرام ہے۔

محکمہ ٹرانسپورٹ کی بے ضابطگیاں۔

محکمہ ٹرانسپورٹ کے کرایہ کے معاملہ میں معلوس اصول وضوابط ان گنت ہیں۔نشستوں پر سفر کرنے والے مسافر، سیٹوں کے درمیان کھڑے ہو کر سفر کرنے والے، چھت پر بیٹھنے والے اور گاڑی کے جنگلہ سے لٹک کر سفر کرنے والے سب مسافروں سے کرایہ برابر لیا جاتا ہے۔بعض اوقات سورای اٹھاتے وقت نشست کا وعدہ کیا جاتا ہے مگر بس روانہ ہونے کے بعد کرایہ وصول کرلیا جاتا ہے سیٹ نہیں دی جاتی۔زیادہ موٹاپے کی وجہ سے دو نشستیں مصروف کرنے والی سواری اور ایک سیٹ کا ربع لینے والے کم سن بچہ کا کرایہ یکساں لیا جاتا ہے۔حالانکہ نظر انصاف سے اگر دیکھا جائے تو سیٹ اور چھت پر سفر کرنے والے کے ما بین سہولیات کا فرق کوسوں ہے۔لہذا ایسے مواقع پر چاہیے! کھڑے ہو کر، جنگلہ سے لٹک کر، چھت پر بیٹھ کر سفر کرنے والوں کا کرایہ نسبتاً سیٹ پر بیٹھ کر سفر کرنے والوں سے ہاف یا قدرے کم ہونا چاہیے۔ ایسے ہی چھوٹے بچوں کا کرایہ بہت کم ہونا چاہیے مگر بہت وزنی، جسیم آدمی جو بیٹھنے میں دو نشستیں مصروف کرلے،اس کے ساتھ اور سواری نہ بیٹھ سکے، ایسے لوگوں کو دوگنا کرایہ یا ایک گنا سے اضافی لینے کی تجویز کی جائے۔

حالانکہ سواری سے نشست کے حوالہ سے دھوکہ کرنا حرام ہے۔ یا تو کیے ہوئے وعدہ کے مطابق اسے سیٹ دی جائے ورنہ نشست دیے بغیر کرایہ طلب کرنا اور نہ سواری کو کرایہ لیے بغیر سفر کرنا جائز ہے۔ بلکہ مندرجہ بالا صورت پیش آنے کے مواقع پر اجارہ فسخ ہو جاتا ہے۔

☆ابسط وجھك للناس تكسب ودھم والن لهم الكلام يحبوك وتواضع لهم يجلوك.☆

روڈ بلاک ہونے کی صورت میں متبادل راستہ۔؟

مین شاہراہوں پر کسی بھی وجہ سے ٹریفک جام ہونے کی صورت میں پھنسی ہوئی گاڑیوں کو متبادل راستہ سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، متبادل راستہ میسر نہ ہونے کے وقت کھیتوں سے گاڑیاں گزار کر دوبارہ روڈ پر لائی جاتی ہیں۔کھیت خالی پڑا ہو یا مصروف ہو، اس میں کاشتہ فصلات، باغات جس کیفیت کے ہوں انتہائی لاپرواہی سے اس میں وزنی گاڑیاں ڈال دی جاتی ہیں۔حالانکہ ایسا کرنے سے کسانوں کی فصلات ،باغات کو نقصان پہنچتا ہے، بلکہ خالی کھیت سے کثیر گاڑیاں اگر گزاری جائیں تو گزرگاہ بھی کچھ عرصہ کے لیے غیر زرخیز اور ناقابل کاشت ہوجاتی ہے۔ایسے مواقع پر پھنسے ہوئے لوگوں کو چاہیے کہ صبر، انتظار کریں، بند راستہ بلآخر کھل ہوجاتا ہے۔جسے بہت جلدی ہو اسے ایسا کرنا روا نہیں کہ کسانوں کی کچی رپکی کھیتی ضائع کرکے، پرائے کھیت میں سب گاڑیوں کے لیے راستہ بناتے ہوئے سبقت کرے۔

ایسا کرنے والے لوگ بروز قیامت بارگاہ ایزدی میں جواب دہ ہوں گے، انہیں چاہیے کہ انتہائی ناگریز حالات میں زمین داروں سے گاڑیاں گزارنے کی اجازت لیں ،اور بغیر اجازت گزارنے کی صورت میں فصلات، باغات اور دیگر کاشتہ اشیاء کے نقصان کا تاوان دیں۔

ایئر ہوسٹس طرز پر لڑکیوں کا بسوں میں ملازمہ ہونا۔

جہاں تک خواتین کا ملازمت کرنے کا مسئلہ ہے تو اسمیں جواز ہے خواہ سرکاری ادارہ ہو یا غیر سرکاری لیکن درج ذیل امور کی پابندی ان پر لازم ہے۔

(۱) کپڑے باریک نہ ہوں، جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔

(۲) کپڑے تنگ اور چست نہ ہوں جو بدن کی ہیأت ظاہر کریں۔

(۳) بالوں یا گلے، پیٹ ،کلائی، پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو۔

(۴) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف دیر کے لیے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔

(۵) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنہ فتنہ نہ ہو۔یہ شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو حرام۔چونکہ خواتین راہ اعتدال سے اگر ہٹ جائیں تو عفت کو خطرات کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔پھر اگر ملازمہ عورت کا خاوند یا والد اسپر راضی ہیں یا بقدر

قدرت بندوبست نہیں کرتے تو ضروران پر بھی الزام ہے ورنہ نہیں۔

بسوں میں ملازمہ لڑکیوں میں مذکورہ امور کی قطعاً پرواہ نہیں، بلکہ سیکڑوں میل نامحرموں کے ساتھ سفر کرنا اور فقط سواریوں کی ناز برداری کے لیے میک اپ زدہ رہنا انکی اولیں ترجیح ہے پھر ہر ٹرمینل کے آنے سے قبل دھیمے اور نرم لہجے میں اعلان کرنے کے فرائض کی ذمہ داری بھی انہیں کو سونپی ہوئی ہے۔(اور ڈرائیور حضرات کی نظروں اور جملوں کا تو یہ ہر وقت ہدف ہیں، متعدد واقعات ان کے ڈرائیوروں کے ساتھ ملوث ہونے کے پائے گئے ہیں نہ جانے اس کے باوجود والدین ان کی ملازمت پر کس طرح راضی ہیں)

خواتین اپنی پارسائی کی حفاظت کریں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: وَقُلْ لِّلْمُؤمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصٰرِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلَایُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّامَاظَھَرَ مِنْھَا (النور:۳۱)

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔(کنزالایمان)

وَقَرْنَ فِی بُیُوْتِکُنَّ وَلَاتَبَرَّجْنَ تَبَرُّ جَ الْجٰھِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی (الاحزاب:۳۳)

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔(کنز الایمان)

اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے۔اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت ومحاسن کا اظہار کرتی تھیں۔کہ غیر مرد دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں اور پچھلی جاہلیت سے اخیر زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال پہلوں کی مثل ہو جائیں گے(خزائن العرفان)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وقل للمؤمنین۔۔۔۔۔لعلکم تفلحون (النور:۲۹:۳۰)

ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کاموں کی خبر ہے۔اور مسلمان عورتوں کو حکم

دوا پنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔(کنزالایمان)

خواتین کا غیر محارم کے ساتھ سفر کرنا۔؟

عورت کو تین دن(۸.۷۳ کلومیٹر) کی مسافت کے لیے شوہر یا محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں، اتنی مسافت شوہر یا محرم کے بغیر عورت کے لیے سفر کرنا خواہ حج وعمرہ کی ادائیگی یا کسی اور غرض کے لیے ہو حرام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَلَاتُسَافِرَنَّ اِمْرَاۃٌ اِلَاوَمَعَهَا مَحْرَمٌ. عورت بغیر محرم کے ہرگز سفر نہ کرے۔(صحیح بخاری، رقم الحدیث؛۳۰۰۶:دارالکتاب العربی بیروت لبنان)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَایَحِلُّ لِامْرَاۃٍ تُؤْمِنُ بِاللہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًافَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَااَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَااوْزَوْجُهَا اَوْاِبْنُهَااَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا.

جو عورت !اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ تین دن یا زاید سفر کو جائے جب تک اس کے ساتھ باپ یا بھائی،شوہر،بیٹا،وہ رشتہ دار جس سے نکاح حرام ہے نہ ہو۔(سنن ابی داؤد،رقم الحدیث،۱۷۲۶:دارالمعرفۃ بیروت لبنان)

خواتین کی اجنبی مردوں سے خلوت۔؟

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یَارَسُوْلَ اللہِ اَفَرَأَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ

☆اقبل الناس علی ماهم علیه،وسامح مایبدر منهم،واعلم ان هذه هی سنة الله فی الناس والحیاة.☆

اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ

عورتوں کے پاس آمدورفت سے بچا کرو۔ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیور کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا دیور موت ہے۔

(ترمذی:رقم الحدیث :۱۱۷۱،دارالکتاب العربی بیروت لبنان)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ لَایَخْلُوَنّ رَجُلٌ بِامْرَاۃٍ اِلّا کَانَ ثَالِثَھُمَاالشّیْطَانُ

کوئی آدمی(غیر) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہیں بیٹھتا مگر ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔(ایضاً)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنّ الشّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدّمِ

جن عورتوں کے خاوند غائب ہوں ان کے ہاں نہ جاؤ کیونکہ شیطان تمھاری رگ رگ میں پھرتا ہے۔

(ترمذی:رقم الحدیث:۱۱۷۲؛دارلکتاب العربی بیروت لبنان)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلَالَایَبِیْتَنّ رَجُلٌ عِنْدَا مْرَاَۃٍ ثَیِّبٍ اِلّااَنْ یَکُوْنَ نَاکِحاًاَوْذَامَحْرَمٍ

خبردار کوئی مرد،ثیب عورت کے یہاں رات کو نہ رہے اس صورت میں کہ اس سے نکاح کرنے والا ہو یا اس کا ذی محرم ہو۔

(صحیح مسلم،رقم الدیث،۲۱۷۱:دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

نرم لہجہ میں گفتگو کرنا۔؟

ارشادربانی ہے۔یٰنِسَاءَ النّبِیِ لَسْتُنّ کَاَحَدٍمِّنَ النِّسَاءِ اِنِ اتّقَیْتُنّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الّذِیْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ وّ قُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوْفًا(الاحزاب:۳۲)

اے نبی کی بیبیوتم دیگر عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

☆لاتعش فی المثالیات بل عش واقعک فانت ترید من الناس مالا تستطیعہ فکن عادلا .☆

وَلَانُجِیْزُ لَھُنَّ رَفْعَ اَصْوَاتِہِنَّ وَلَا تَمْطِیْطَھَا وَلَاتَلْیِیْنَھَا وَتَقْطِیْعَھَا لِمَا فِی ذٰلِکَ مِنْ اِسْتِمَالَۃِ الرِّجَالِ اِلَیْہِنَّ وَتَحْرِیْکِ الشَّھَوَاتِ مِنْھُمْ ،وَمِنْ ھٰذَا لَمْ یَجُزْ اَنْ تُؤَذِّنَ الْمَرْاَۃُ

عورتوں کو اپنی آوازیں بلند کرنا، انہیں لمبا اور دراز کرنا، ان میں نرم لہجہ اختیار کرنا اور ان میں تقطیع کرنا (یعنی کاٹ کاٹ کر تحلیل عروض کے مطابق) اشعار کی طرح آوازیں نکالنا، ہم ان سب کاموں کی عورتوں کو اجازت نہیں دیتے اس لیے کہ ان سب باتوں میں مردوں کا ان کی طرف مائل ہونا پایا جائے گا۔اوران سب مردوں میں جذبات شہوانی کی تحریک پیدا ہوگی۔اسی وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اذان دے۔(نہی خواتین کو لاوڈ اسپیکر پر نعتیں یا تلاوت کرنے کی اجازت ہے کہ اس سے فتنہ کا اندیشہ ہے،

نیز لکھتے ہیں۔

نَغْمَۃُ الْمَرْاَۃِعَوْرَۃٌ ...وَلَا تُلَبِّیْ جَھْرًااِلَانَّ صَوْتَھَا عَوْرَۃٌ

عورت کا خوش آواز کر کے پڑھنا عورت یعنی محل ستر ہے۔۔۔عورت بلند آواز سے تلبیہ نہ پڑھے اس لئے کہ اس کی آواز قابل ستر ہے۔(فتاویٰ شامی،۱/۲۹۹،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ) (اورآج کل جو خواتین کی محافل نعت ومیلاد کے نام پر ہورہا ہے سب محل نظر ہے)

البتہ عند الحاجۃ اجانب کو عورتوں سے کلام جائز ہے اوراسی سلسلہ میں فقیہ ہندی امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ مع استفتا ذیل میں ملاحظہ کیجئے کتنے شخص ایسے ہیں جن سے عورتوں کو گفتگو کرنا اوران کو اپنی آواز سنانا جائز ہے۔؟

الجواب:

تمام محارم اور حاجت ہو اور اندیشہ فتنہ نہ ہو، نہ خلوت ہو تو پردہ کے اندر سے بعض نامحرم سے بھی۔(فتاویٰ رضویہ،۲۲/۲۴۳،رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بسوں میں میک اپ زدہ کلینر خاتون۔؟

زینت جب تک بروجہ قبیح یا بہ نیت قبیحہ نہ ہو حلال ہے۔

ارشادربانی ہے۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللہِ الَّتِی اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ(اعراف،۳۲)

☆عش حیاۃ البساطۃ وایاک والرفاھیۃ والاسراف والبذخ فکلماترفہ الجسم نعقدت الروح .☆

فرمادیجئے اس زیب وزینت کو کس نے حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی ہے۔

البتہ! نامحروں کی مجالس میں نوجوان لڑکیوں کو میک اپ زدہ ہوکر پیش ہونا نہایت قبیح امر ہے۔ اسے اولاً مغربی اقوام نے اختیار کیا پھر تحفظ حقوق نسواں کے نام پر، مغرب زدہ طبقات نے ترجیح دینا شروع کی۔ حالانکہ مغربی تہذیب وثقافت کی چھتری میں آنے والی زناں بے عنان عفت و پارسائی سے محروم ہونے کے باعث ننگ تہذیب وملت ہیں۔ عورتوں کو اغیار میں دلہن کی طرح بن ٹھن کر آنے کی غرض کیا ہے! انرا فتنہ ہی ہے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ اَهْلِهَا كَمِثْلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَانُوْرَ لَهَا

خاوند کے سوا دوسروں کے لیے نازنخرے سے چلنے والی عورت اس طرح ہے جیسے قیامت کی تاریکی جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔

(ترمذی، ۱۱۶۷، رقم الحدیث، ۱۱۶۷: دارالکتاب العربی بیروت لبنان)

خواتین کا زیب وزینت سے، خوشبو لگا کر مساجد میں آنا؟

عورتوں کو زیب وزینت والا لباس پہن کر، خوشبو لگا کر اتراتے ہوئے مساجد میں آنا جب ممنوع قرار دیا گیا تھا، تو ہنوز بسوں میں سواریوں اور ڈرائیوروں کی ناز برداری کے لیے نوجوان لڑکیوں کو لباس غیر ساتر، چست میں اور میک اپ زدہ ہوکر ملازمت کرنے کا جواز کہاں سے ثابت ہے؟

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

اِنَّهُ قَالَ اِذَاشَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی عورت عشاء کی نماز میں حاضر ہو تو اس رات خوشبو نہ لگائے۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث، ۴۴۳: دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

بَيْنَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ دَخَلَتْ

اِمْرَاَۃٌ مِنْ مُزَیْنَۃَ طَرْفُلُ فِی زِیْنَۃٍ لَھَا فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ انْھَوْا نِسَاءَ کُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّیْنَۃِ وَالتَّبَخْتُرِ فِی الْمَسْجِدِ فَاِنّ بَنِی اِسْرَائِیْلَ لَمْ یُلْعَنُوْا حَتّیٰ لَبِسَ نِسَاءُ ھُمُ الزِّیْنَۃَ وَ تَبَخْتَرْنَ فِی الْمَسَاجِدِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے اتنے میں مزینہ قبیلے کی ایک عورت زیب و زینت والا لباس پہنے ہوئے اتراتی ہوئی مسجد میں آئی (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! اپنی عورتوں کو زیب و زینت والا لباس پہننے اور مسجد میں اترانے سے روک دو۔ کیونکہ بنی اسرائیل پر اسی وجہ سے لعنت کی گئی ان کی عورتوں نے زیب وزینت والا لباس پہنا اور مسجد میں اترانا شروع کر دیا۔

(ابن ماجہ، رقم الحدیث ،۴۰۰۱: دارالمعرفۃ بیروت لبنان)

مفتی سید صابر حسین صاحب کی کتاب

سرمایہ کاری کے شرعی احکام

اسلامی بینکاری اور تکافل کے شعبہ سے وابستہ ماہرین، اساتذہ طلبہ
اور شائقین علوم اسلامیہ کے لئے مفید کتاب

☆☆

☆☆☆

ملنے کا پتہ مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور......کراچی

☆وزع الاعمال ولا تجمعها فیی وقت واحد بل اجعلها فی فترات وبینها اوقات للراحۃ لیکون عطاؤک جیدا.☆